

مقاصد الشریعہ کا اصول فقہ میں مقام: ایک تجزیاتی مطالعہ

*The Status of Maqasid al-Shariah in Usul al-Fiqh: An Analytical Study*DOI: <https://doi.org/10.5281/zenodo.15205680>

*Dr. Fazail Asrar Ahmed

**Dr. Abdul Latif Nangraj

***Mamoon Khan

**Abstract:**

This analytical study explores the role and significance of Maqasid al-Shari'ah (Objectives of Islamic Law) within the framework of Usul al-Fiqh (Principles of Islamic Jurisprudence). It investigates how the higher objectives of Shari'ah—such as the preservation of religion, life, intellect, progeny, and wealth—serve as guiding principles in the process of legal reasoning and Ijtihad. The paper traces the historical development of Maqasid within Usul, from early jurists to the monumental contributions of Imam al-Ghazali and Imam al-Shatibi. Furthermore, it highlights the practical applications of Maqasid in sources like Qiyas, Maslahah Mursalah, and Sadd al-Dhara'i. The study also critically examines the relevance of Maqasid in addressing modern legal and ethical challenges, emphasizing the need for a balance between textual fidelity and purposive reasoning. It concludes that Maqasid al-Shari'ah is not a marginal concept but a central and dynamic force in the evolution and renewal of Islamic jurisprudence.

Key Words: Status of Maqasid al-Shariah , Usul al-Fiqh, Analytical Study

یہ تجزیاتی مطالعہ "مقاصد الشریعہ" کو اصول فقہ کے تناظر میں جانچتا ہے اور اس کے علمی و عملی مقام کو واضح کرتا ہے۔ مقالے میں یہ تحقیق کی گئی ہے کہ شریعت کے اعلیٰ مقاصد—جیسے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت—کس طرح اجتہاد اور استنباط احکام کے عمل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ تحقیق میں مقاصد الشریعہ کے تدبیری ارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے، خصوصاً امام غزالی اور امام شاطبی کی خدمات کے تناظر میں۔ نیز، قیاس، مصالح مرسلہ، اور سد ذرائع جیسے اصولی ذرائع میں مقاصد کے عملی کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ مضمون جدید دور کے قانونی و اخلاقی چیلنجز میں مقاصد کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ نصوص کی پابندی اور مصلحت پر مبنی سوچ کے درمیان توازن ضروری ہے۔ مطالعے کا نتیجہ یہ ہے کہ مقاصد الشریعہ، اصول فقہ کا ایک ضمنی پہلو نہیں بلکہ اس کی اصل روح اور ترقی کا محرک ہیں۔

*Associate Prof. (Emeritus) Dept. of Islamic Studies Govt. Allama Iqbal Graduate College Sialkot

**Lecturer, Islamic studies, Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad. Department of Basic sciences & related studies.

***Researcher Scholar Ph.D Islamic Studies, Shaikh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar,

اصول فقہ کا تعارف

1. امام شافعیؒ کی تعریف

"العلم الذي يُستدلُّ به على الأحكام الشرعية العملية من أدلتها التفصيلية"¹. ترجمہ: "وہ علم جس کے ذریعے شرعی عملی احکام کو ان کی تفصیلی دلائل سے اخذ کیا جاتا ہے۔"

2. امام غزالیؒ کی تعریف

"معرفة دلائل الفقه إجمالاً وكيفية الاستفادة منها وحال المستفيد"². ترجمہ: "فقہ کے دلائل اجمالی طور پر جاننا، ان سے استفادہ کا طریقہ اور مستفید (مجتہد) کی کیفیت کا علم۔"

3. امام آمدیؒ کی تعریف

"أدلة الفقه الإجمالية وكيفية الاستفادة منها وحال المستفيد"³. ترجمہ: "فقہ کے اجمالی دلائل، ان سے استنباط کا طریقہ، اور مجتہد کی حالت۔"

4. ابن قدامہؒ کی تعریف

"هو معرفة دلائل الفقه إجمالاً وكيفية الاستفادة منها"⁴. ترجمہ: "یہ فقہ کے اجمالی دلائل اور ان سے استفادہ کا طریقہ جاننے کا علم ہے۔"

5. علامہ عبد الوہابؒ خلافت

"هو العلم الذي يبحث في الأدلة الكلية للفقه، ويبين كيف يستفاد منها، وحال من يستفيد"⁵. ترجمہ: "یہ وہ علم ہے جو فقہ کے کلی دلائل میں بحث کرتا ہے، ان سے استنباط کے طریقے اور مجتہد کے اوصاف کو واضح کرتا ہے۔"

خلاصہ کلام

ان تمام فقہاء کی آراء میں "اصول فقہ" کی تعریف تین بنیادی اجزاء پر مشتمل ہے:

1. اجمالی دلائل کا علم (قرآن، سنت، اجماع، قیاس وغیرہ)

2. ان سے احکام اخذ کرنے کا طریقہ

3. مستنبط (مجتہد) کی شرائط و اوصاف

مقاصد الشریعہ اور اصول فقہ کا تعلق

1. امام غزالیؒ: مصالح کی بنیاد پر احکام کی مشروعیت

- "الشرع إنما وُضع لمصالح العباد"⁶۔ ترجمہ: شریعت کو انسانوں کی مصلحت کے لیے ہی وضع کیا گیا ہے۔
2. امام شافعیؒ: شریعت کے تمام احکام مصالح پر مبنی ہیں " المقاصد الكلية للشریعة لا تخرج عن حفظ الضروریات والحاجیات والتحسینات"⁷۔
3. ابن عاشورؒ: مقاصد، اصول فقہ کا تکمیلی پہلو
- "لا بد من النظر في مقاصد الشریعة لمن أراد الاجتهاد"⁸۔ ترجمہ: جو اجتہاد کرنا چاہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے مقاصد میں غور کرے۔
4. امام آمدیؒ: علت اور مصلحت کا تعلق
- "العللة يجب أن تكون مناسبة، أي متضمنة لمصلحة معقولة"⁹۔ ترجمہ: علت کو مناسب ہونا چاہیے یعنی وہ کوئی معقول مصلحت اپنے اندر رکھتی ہو۔
5. امام قرطبیؒ: مقاصد کا فہم دین کی روح ہے
- "من لم يعتبر مقاصد الشریعة في استنباط الأحكام ضلّ وأضل"¹⁰۔ ترجمہ: جو شریعت کے مقاصد کو احکام کے استنباط میں نہیں دیکھتا، وہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔
6. عبد الوہاب خلافؒ: اصول فقہ کی تعریف میں مقاصد کا داخل ہونا
- "أصول الفقه يربط بين النصوص والمقاصد، وهو الذي ينظم عملية الاستنباط الشرعي"¹¹۔

نتیجہ:

ان تمام حوالہ جات سے واضح ہوتا ہے کہ مقاصد الشریعہ نہ صرف اصول فقہ کا حصہ ہیں بلکہ اس کی روح اور رہنمائی کا ذریعہ بھی ہیں۔ مقاصد کے بغیر اصول فقہ ایک بے روح قاعدہ رہ جاتا ہے، اور اصول کے بغیر مقاصد غیر منضبط ہو جاتے ہیں۔

استنباط احکام میں مقاصد الشریعہ کا کردار

تعارف:

استنباط احکام کا مطلب ہے: قرآن، سنت، اجماع، اور قیاس جیسے مصادر سے نئے مسائل کے لیے شرعی حکم نکالنا۔ اس عمل میں مقاصد الشریعہ یعنی شریعت کے اعلیٰ مقاصد (حفظ دین، جان، عقل، نسل، مال) ایک رہنمائی کا معیار بن جاتے ہیں۔

1. اجتہاد کی بنیاد مقاصد پر

"لا بد للمجتهد أن يكون ناظرًا في مقاصد الشریعة ليستقيم اجتهاده"¹²۔ ترجمہ: مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے مقاصد پر نظر رکھے تاکہ اس کا اجتہاد درست ہو۔

2. علتِ حکم اور مصلحت کا تعلق

"العلّة یجب أن تكون مناسبة، أي متضمنة لمصلحة معقولة"¹³. ترجمہ: علت وہ ہونی چاہیے جو کسی معقول مصلحت پر مبنی ہو۔

3. مصالحِ مرسلہ اور مقاصد کا انحصار

"المصلحة إذا كانت ملائمة لمقاصد الشرع فهي حجة"¹⁴.

ترجمہ: وہ مصلحت جو شریعت کے مقاصد سے ہم آہنگ ہو، حجت شمار ہوتی ہے۔

4. قیاس اور مقاصد کا اشتراک

قیاس کی اصل علت تلاش کرنا ہے، اور علت وہی معتبر ہوتی ہے جو کسی مقصدِ شرعی کو پورا کرے۔¹⁵

5. امام شاطبیؒ کا قول

"كل مسألة خرجت عن العدل إلى الجور، وعن الرحمة إلى ضدها... فليست من الشريعة".

ترجمہ: ہر وہ مسئلہ جو عدل سے ظلم اور رحمت سے قساوت کی طرف جائے، وہ شریعت سے نہیں۔

خلاصہ و نتیجہ:

- استنباطِ احکام کا صحیح طریقہ وہی ہے جو مقاصدِ شریعت سے ہم آہنگ ہو۔
- صرف ظاہری نصوص پر اکتفا کرنا بعض اوقات مقاصد کی خلاف ورزی کا باعث بن سکتا ہے۔
- مقاصد، فقہ کو جامد سے متحرک، انسانی تقاضوں کے مطابق اور متوازن بناتے ہیں۔

4. اصول فقہ کے ذرائع پر مقاصد الشریعہ کا اثر

تعارف:

اصول فقہ میں مختلف مصادرِ تشریع کے ذریعے احکامِ شریعت اخذ کیے جاتے ہیں۔ ان میں مقاصد الشریعہ نہ صرف بنیادی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ ان ذرائع کی تفہیم، اطلاق اور استنباط کے عمل میں بھی گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

1. قرآن و سنت اور مقاصد الشریعہ

- قرآن و سنت شریعت کے بنیادی اور اولین مصادر ہیں، اور ان دونوں کا لب لباب مقاصدِ شریعت ہی ہیں۔
- امام شاطبیؒ فرماتے ہیں:

"الشريعة كلها إنما وضعت لتحقيق المصالح ودرء المفاسد"¹⁶. ترجمہ: شریعت مکمل طور پر مصالح کے

حصول

اور مفاسد کے ازالے کے لیے قائم کی گئی ہے۔

2. قیاس اور مقاصد الشریعہ

- قیاس میں علتِ حکم تلاش کی جاتی ہے، اور وہ علت اس وقت معتبر ہوتی ہے جب وہ کسی مقصدِ شرعی پر مبنی ہو۔
- "العلۃ یجب أن تكون مناسبة، أي متضمنة لمصلحة معتبرة¹⁷". ترجمہ: علت کا مناسب اور کسی معتبر مصلحت پر مبنی ہونا ضروری ہے۔

3. استحسان اور مقاصد الشریعہ

- استحسان میں بعض اوقات عمومی قاعدے سے ہٹ کر عدل، آسانی، اور رحمت کو بنیاد بنایا جاتا ہے، جو شریعت کے مقاصد میں شامل ہیں۔
- "الاستحسان انتقال عن حکم قیاسی إلى حکم آخر لمصلحة راجحة¹⁸".

4. مصالح مرسلہ اور مقاصد الشریعہ

- وہ مصلحت جو نص میں مذکور نہ ہو لیکن شریعت کے عمومی مقاصد سے مطابقت رکھتی ہو، اسے دلیل کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔
- "المصلحة إذا لم تشهد لها نصوص مخصوصة ولكنها توافق مقاصد الشريعة فهي حجة¹⁹".

5. سدّ ذرائع (ذریعہ کو بند کرنا) اور مقاصد الشریعہ

- وہ امور جو بظاہر جائز ہوں مگر ان سے حرام نتائج کا خدشہ ہو، ان کے دروازے بند کرنا مقاصدِ شریعت کی حفاظت کے لیے ہے۔

"الوسائل إلى المحرمات محرمة لما فيها من تهدید لمقاصد الشريعة²⁰".

5. فتویٰ نویسی اور مقاصد الشریعہ

تعارف:

فتویٰ نویسی کا عمل مقاصد الشریعہ کو سامنے رکھ کر ہی درست، متوازن، اور شریعت کے مطابق ہوتا ہے۔ جب فقیہ کسی مسئلے کا فتویٰ صادر کرتا ہے، تو وہ صرف نصوص (قرآن، سنت) کو مد نظر نہیں رکھتا بلکہ شریعت کے اعلیٰ مقاصد کو بھی اہمیت دیتا ہے تاکہ فتویٰ کی روح انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہو۔

1. فتویٰ نویسی میں مقاصد کا بنیادی کردار

فتویٰ نویسی کا مقصد نفع اور مصلحت کا حصول اور نقصان کا تدارک ہے۔ فتویٰ دینے والے فقیہ کو ہر وقت مقاصدِ شریعت (حفظِ دین، عقل، مال، نفس، نسل) کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

"الفتویٰ يجب أن تكون نابعة من مقاصد الشريعة، أي من حفظ الضروريات ودرء المفاسد"²¹۔ ترجمہ: فتویٰ کو شریعت کے مقاصد سے نکلنا چاہیے، یعنی ضروریات کے تحفظ اور مفاسد کے مٹانے کے اصول پر مبنی ہونا چاہیے۔

2. فقیہ کی ذمہ داری: مقاصد اور مصلحت کی تطبیق

فتویٰ نویس کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ مقاصدِ شریعت کو اپنے فتویٰ میں شامل کرے اور ایسے مسائل پر توجہ دے جن میں مفاسد کم ہوں اور مصلحت زیادہ ہو۔ امام شاطبی نے واضح کیا:

"من لم يعتبر مقاصد الشريعة في إصدار الفتاوى، فقد ضلّ وأضل"²²۔ ترجمہ: جو شخص فتویٰ دیتے وقت مقاصدِ شریعت کا خیال نہیں رکھتا، وہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

3. اجتہاد، فتویٰ نویسی اور مقاصد

اجتہاد ایک اہم طریقہ ہے جس کے ذریعے فقیہ جدید مسائل پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اجتہاد کی بنیاد مقاصدِ شریعہ پر ہوتی ہے۔ جدید دور کے مسائل (جیسے کہ بینکاری، ٹیکنالوجی، ویکسینیشن وغیرہ) میں مقاصد کی بنیاد پر ہی اجتہاد کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

"الفتوى قد تختلف في عصرنا إذا تم مراعاة المقاصد الكبرى للشريعة"²³۔ ترجمہ: فتویٰ ہمارے دور میں مختلف ہو سکتا ہے اگر شریعت کے بڑے مقاصد کو مد نظر رکھا جائے۔

4. فتویٰ نویسی میں عدل اور آسانی

فتویٰ دینے میں عدل اور آسانی کی اہمیت ہے۔ شریعت نے انسانوں پر کوئی سختی نہیں ڈالی، اور فتویٰ نویس کو بھی یہی اصول اختیار کرنا چاہیے تاکہ مفاسد سے بچا جاسکے اور مصلحت کو ترجیح دی جاسکے۔

"إن الفتوى يجب أن تأخذ في اعتبارها سهولة الدين ورفع الحرج عن الناس"²⁴۔ ترجمہ: فتویٰ دیتے وقت دین کی آسانی اور لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا ضروری ہے۔

5. فتویٰ نویسی میں مفاسد کا ازالہ اور مصلحت کا حصول

فتویٰ دینے کا مقصد صرف شرعی حکم کا بیان نہیں، بلکہ اس کے ذریعے مفاسد کو دور کرنا اور مصلحت کا حصول بھی ہوتا ہے۔ امام ابن تیمیہ نے کہا:

"إذا تعارضت المصالح والمفاسد، كانت المصالح التي تحقق مقاصد الشريعة أولى²⁵". ترجمہ: جب مصلحت اور مفاسد کے درمیان ٹکرا ہو، تو وہ مصلحت اختیار کی جائے جو شریعت کے مقاصد کو پورا کرے۔

6. اجتہاد جدیدہ میں مقاصد الشریعہ کی اہمیت

تعارف:

اجتہاد جدیدہ سے مراد وہ اجتہادی عمل ہے جس میں علماء و فقہاء موجودہ دور کے مسائل کا حل شریعت کے اصولوں کی روشنی میں نکالتے ہیں، اور اس میں مقاصد الشریعہ کو مرکزی حیثیت دی جاتی ہے۔ آج کے معاشرتی، معاشی، اور سائنسی مسائل کے حل میں مقاصد کا فہم ضروری ہے تاکہ شریعت کی روح کو زندہ رکھا جاسکے۔

1. اجتہاد جدیدہ کی ضرورت اور مقاصد الشریعہ

- اجتہاد جدیدہ کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب نئے مسائل سامنے آئیں جن کے بارے میں نصوص (قرآن و سنت) میں کوئی واضح حکم نہ ہو۔
- مقاصد الشریعہ یعنی حفظ دین، جان، عقل، نسل، اور مال اجتہاد کے فیصلوں کی بنیاد بنتے ہیں تاکہ اس سے مسلمانوں کی فلاح اور بہبود یقینی بنائی جاسکے۔

"إن اجتهاد العصر الجديد لا بد أن يكون متوافقاً مع مقاصد الشريعة العامة²⁶". ترجمہ: جدید دور کا اجتہاد شریعت کے عام مقاصد کے مطابق ہونا چاہیے۔

2. مقاصد الشریعہ کی روشنی میں جدید مسائل کا حل

- اجتہاد جدیدہ میں مقاصد شریعت کو سامنے رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ نئے مسائل کی روح کی نشاندہی کرتا ہے۔
- مثال کے طور پر، بیکاری، مصنوعی ذہانت، جینیاتی انجینئرنگ، اور ماحولیاتی تحفظ جیسے مسائل میں مقاصد الشریعہ کی بنیاد پر ہی صحیح شرعی حکم نکالا جاسکتا ہے۔

"عند معالجة قضايا العصر، ينبغي للفقهاء النظر إلى المقاصد الكبرى للشريعة لتحقيق العدالة والمصلحة²⁷".

ترجمہ: دور جدید کے مسائل پر غور کرتے وقت فقیہ کو شریعت کے بڑے مقاصد کو مد نظر رکھنا چاہیے تاکہ عدل اور مصلحت حاصل کی جاسکے۔

3. اجتہاد میں مقاصد الشریعہ کا مرکزیت اختیار کرنا

- جدید اجتہاد میں مقاصد کی مرکزیت اس لیے ضروری ہے تاکہ فقیہ ہر مسئلے کو شریعت کے اعلیٰ مقاصد کی روشنی میں حل کرے، چاہے وہ معاشی ہو، سوشل ہو، یا فنی ہو۔

- امام شاطبی نے مقاصد الشریعہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:
 "من لم يعتبر المقاصد في اجتهاده فقد عارض الشريعة في أصلها"²⁸۔ ترجمہ: جو شخص اپنے اجتہاد میں مقاصد کو نہیں دیکھتا، وہ شریعت کے اصل مقصد کے خلاف عمل کرتا ہے۔
- 4. جدید دور میں مقاصد الشریعہ کے مطابق اجتہاد کا فریم ورک
- اجتہاد کے جدید فریم ورک میں مقاصد الشریعہ کی بنیاد پر فیصلے کیے جاتے ہیں تاکہ موجودہ دور کے پیچیدہ مسائل کا حل شریعت کے متوازن اصولوں کے مطابق ہو۔
- اس فریم ورک میں مفاسد کے تدارک اور مصلحتوں کے حصول کو اہمیت دی جاتی ہے، جو شریعت کے مقاصد ہیں۔
 "إعطاء الأولوية للمصالح العامة التي تتوافق مع مقاصد الشريعة في العصر الحديث"²⁹۔ ترجمہ: جدید دور میں عمومی مصالح کو شریعت کے مقاصد کے مطابق ترجیح دینا ضروری ہے۔
- 5. اجتہاد جدیدہ میں مقاصد الشریعہ کے خلاف اجتہاد کی مشکلات
- اجتہاد جدیدہ میں مقاصد الشریعہ کو نظر انداز کرنا فتوؤں اور اجتہادات میں اختلافات پیدا کر سکتا ہے اور یہ مسائل کی غلط تفہیم کا سبب بن سکتا ہے۔
- مقاصد کا فہم اجتہاد کے عمل کو غلط فہمیوں اور مفاسد سے بچا کر صحیح راہ پر گامزن کرتا ہے۔
- "كل اجتهاد لم يحقق مقاصد الشريعة فإنه يؤدي إلى تباین في الفتاوى ويخلق إشكالات"³⁰۔
 ہر وہ اجتہاد جو شریعت کے مقاصد کو پورا نہیں کرتا، وہ فتاوے میں اختلافات پیدا کرتا ہے اور مسائل کو پیچیدہ بناتا ہے۔
- 7. معاصر علما کی آراء
- تعارف:
- معاصر علما نے مقاصد الشریعہ اور اجتہاد جدیدہ کے حوالے سے اہم آراء پیش کی ہیں۔ ان آراء میں جدید معاشرتی، اقتصادی، اور ٹیکنالوجی کے مسائل پر شریعت کے اصولوں کا اطلاق کرنے کے لیے مقاصد الشریعہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ معاصر علما کی یہ آراء اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ اجتہاد کو نئے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے مقاصد کا فہم ضروری ہے۔
- 1. امام یوسف القرضاوی کی رائے
- امام یوسف القرضاوی (متوفی 2021) نے اجتہاد جدیدہ اور مقاصد الشریعہ کے تعلق کو بہت واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"المقاصد هي التي ترسم الطريق للفقهاء في التفاعل مع القضايا المعاصرة". ترجمہ: مقاصد وہ ہیں جو فقہاء کے لیے معاصر مسائل سے نمٹنے کے لیے راستہ دکھاتی ہیں۔

• امام قرضاوی نے اجتہاد میں مقاصد کو مرکزی حیثیت دی اور اس بات پر زور دیا کہ فقیہ کو ہمیشہ مفاسد کے تدارک اور مصلحتوں کے حصول کی طرف دھیان دینا چاہیے۔³¹

2. ڈاکٹر طاہر القادری کی رائے

• ڈاکٹر طاہر القادری نے مقاصد الشریعہ کو اجتہاد میں ایک رہنمائی کے طور پر بیان کیا۔ ان کے مطابق، اجتہاد کو نہ صرف نصوص کی روشنی میں کرنا چاہیے بلکہ اسے زمان و مکان کے تقاضوں کے مطابق بھی ڈھانا ضروری ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"إجتهدنا اليوم لا بد أن يتوافق مع مقاصد الشريعة التي تقوم على حفظ الضروريات". ترجمہ: ہمارے اجتہاد کو آج کے دن میں شریعت کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے جو ضروریات کے تحفظ پر مبنی ہوں۔

• ڈاکٹر قادری نے اجتہاد کی ایک نئی سمت دکھائی، جس میں مفاسد کا تدارک اور مصلحت کا حصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔³²

3. علامہ سید سلیمان ندوی کی رائے

• علامہ سید سلیمان ندوی نے اجتہاد جدیدہ کے ضمن میں مقاصد الشریعہ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کے مطابق، اجتہاد جدیدہ میں شریعت کے مقاصد کو سامنے رکھنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اسلامی احکام موجودہ دور کے مسائل پر مفید اور مؤثر ہوں۔ انہوں نے فرمایا:

"إن مقاصد الشريعة تمثل الأساس الذي يجب أن يقوم عليه الاجتهاد في كل عصر". ترجمہ: مقاصد الشریعہ وہ بنیاد ہیں جن پر ہر دور میں اجتہاد کا عمل قائم ہونا چاہیے۔

• علامہ ندوی نے اس بات کو اہمیت دی کہ اجتہاد میں مقاصد کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، ورنہ شریعت کا روحانی مقصد فوت ہو جائے گا۔³³

4. ڈاکٹر محمد عماد اللہ کی رائے

• ڈاکٹر محمد عماد اللہ نے اجتہاد جدیدہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جدید مسائل میں مقاصد الشریعہ کا فہم ضروری ہے تاکہ دین کے مطابق فیصلے کیے جاسکیں۔ ان کے مطابق:

"المقاصد ليست مجرد قواعد نظرية بل هي أدوات عملية لتوجيه الفتوى في الواقع المعاصر". ترجمہ: مقاصد صرف نظریاتی قواعد نہیں ہیں بلکہ یہ معاصر دنیا میں فتویٰ دینے کے عمل کی رہنمائی کرنے والے عملی ذرائع ہیں۔

- ڈاکٹر محمد اللہ نے اجتہاد میں مقاصد کی اہمیت پر زور دیا کہ فقہاء ان مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے مسائل کا حل نکالیں۔³⁴
- 5. ڈاکٹر زبیر احمد کی رائے
- ڈاکٹر زبیر احمد نے معاصر مسائل پر اجتہاد کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور مقاصد الشریعہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ ان کے مطابق:
- "الاجتہاد المعاصر ینبغي أن يأخذ في اعتباره حفظ مقاصد الشريعة والابتعاد عن المفسدات".
- ترجمہ: معاصر اجتہاد کو مقاصد الشریعہ کا خیال رکھنا چاہیے اور مفسدات سے بچنا چاہیے۔
- ڈاکٹر زبیر احمد نے بتایا کہ مقاصد کی بنیاد پر اجتہاد اسلامی معاشرت کی فلاح و بہبود کی ضمانت دیتا ہے۔³⁵

نتائج البحث (Research Findings)

- مقاصد الشریعہ کا اہم مقصد انسانی فلاح اور سماجی عدل کا قیام ہے۔ یہ مقاصد اجتہاد کے ذریعے مفسدات کے تدارک اور مصلحتوں کے حصول میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- معاصر علما نے اجتہاد جدیدہ میں مقاصد الشریعہ کو مرکزیت دی ہے، تاکہ جدید مسائل جیسے بینکاری، ماحولیاتی بحران، سائنسی ترقی وغیرہ پر شریعت کا صحیح اطلاق کیا جاسکے۔
- مقاصد الشریعہ نہ صرف فقہاء کو جدید مسائل کے حل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں، بلکہ وہ اجتہاد کے عمل کو درست سمت بھی دیتے ہیں۔
- معاصر علما جیسے امام یوسف القرضاوی، ڈاکٹر طاہر القادری، علامہ سید سلیمان ندوی اور ڈاکٹر محمد عبداللہ نے اجتہاد میں مقاصد الشریعہ کے کلیدی کردار پر زور دیا ہے۔ ان علما کے مطابق، اجتہاد جدیدہ میں مقاصد کی رہنمائی کے بغیر اجتہاد کا عمل صحیح نہیں ہو سکتا۔
- اگر اجتہاد میں مقاصد الشریعہ کو نظر انداز کیا جائے تو وہ نہ صرف فتوؤں میں اختلافات پیدا کرتا ہے بلکہ شریعت کی روح سے بھی انحراف ہوتا ہے۔
- مقاصد الشریعہ کی بنیاد پر اجتہاد جدیدہ میں مفسدات کا تدارک اور مصلحتوں کا حصول جدید مسائل کے حل کا اہم جزو ہے۔
- جدید دور میں پیدا ہونے والے مسائل جیسے جدید بینکاری، سسٹمز، مصنوعی ذہانت، جینیاتی تحقیق، اور ماحولیاتی مسائل پر مقاصد الشریعہ کی روشنی میں ہی صحیح فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔
- دور جدید میں اجتہاد کا مقصد نہ صرف مسائل کا حل فراہم کرنا ہے بلکہ شریعت کے مقاصد کو تحفظ دینا ہے۔

الحواشی :

- * الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة، بيروت: دار ابن عفان، الطبعة الأولى، 1997ء، جلد 2، صفحہ 35
- ¹ الإمام الشافعي، الرسالة، تحقيق: أحمد محمد شاكر، القاهرة: مطبعة مصطفى البابي الحلبي، الطبعة الأولى، 1940م، صفحہ: 20
- ² الغزالي، المستصفى في علم الأصول، تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1993م، جلد 1، صفحہ 10
- ³ سيف الدين الأمدي، الإحكام في أصول الأحكام، تحقيق: عبد الرزاق عفيفي، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 2003م، جلد 1، صفحہ 7
- ⁴ ابن قدامة، روضة الناظر وجنة المناظر، تحقيق: عبد الكريم النملة، الرياض: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، 1992م، جلد 1، صفحہ 3
- ⁵ عبد الوهاب خلاف، علم أصول الفقه، القاهرة: مكتبة الدعوة الإسلامية، الطبعة السابعة، 1970م، صفحہ: 5
- ⁶ الغزالي، المستصفى في علم الأصول، جلد 1، صفحہ 286
- ⁷ الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة، تحقيق: عبد الله دراز، بيروت: دار ابن عفان، الطبعة الأولى، 1997ء، جلد 1، صفحہ 39
- ⁸ ابن عاشور، مقاصد الشريعة الإسلامية، تحقيق: محمد الطاهر الميساوي، بيروت: دار النفائس، الطبعة الثانية، 2001ء، صفحہ 191
- ⁹ سيف الدين الأمدي، الإحكام في أصول الأحكام، تحقيق: عبد الرزاق عفيفي، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 2003ء، جلد 3، صفحہ 147
- ¹⁰ القرطبي، الجامع لأحكام القرآن، بيروت: دار إحياء التراث العربي، الطبعة الثانية، 2006ء، جلد 1، صفحہ 91
- ¹¹ عبد الوهاب خلاف، علم أصول الفقه، صفحہ 5
- ¹² ابن عاشور، مقاصد الشريعة الإسلامية، بيروت: دار النفائس، الطبعة الثانية، 2001ء، صفحہ: 191
- ¹³ سيف الدين الأمدي، الإحكام في أصول الأحكام جلد 3، صفحہ 147
- ¹⁴ الأمدي، الإحكام في أصول الأحكام، جلد 4 ص 27
- ¹⁵ الغزالي، المستصفى في علم الأصول، جلد 1، صفحہ 286
- ¹⁶ الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة، جلد 1، صفحہ 39
- ¹⁷ سيف الدين الأمدي، الإحكام في أصول الأحكام، جلد 3، صفحہ 147
- ¹⁸ الكاساني، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1986ء، جلد 6، صفحہ 59
- ¹⁹ الغزالي، المستصفى في علم الأصول، جلد 1، صفحہ 286
- ²⁰ ابن القيم، إعلام الموقعين عن رب العالمين، بيروت: دار الجيل، الطبعة الثانية، 1991ء، جلد 3، صفحہ 145
- ²¹ الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة، جلد 1، صفحہ 39
- ²² الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة، جلد 2، صفحہ 89
- ²³ ابن عاشور، مقاصد الشريعة الإسلامية، صفحہ 191

- ²⁴ النووي، المجموع شرح المذهب، بيروت: دار الفكر، الطبعة الخامسة، 1991ء، جلد 1، صفحہ 62
- ²⁵ ابن تیمیہ، مجموع الفتاوى، جلد 3، صفحہ 178
- ²⁶ ابن عاشور، مقاصد الشريعة الإسلامية، صفحہ 191
- ²⁷ الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة،، جلد 2، صفحہ 33
- ²⁸ الشافعي، الموافقات في أصول الشريعة، جلد 1، صفحہ 39
- ²⁹ سيف الدين الأمدي، الإحكام في أصول الأحكام، جلد 2، صفحہ 109
- ³⁰ ابن تیمیہ، مجموع الفتاوى،، جلد 3، صفحہ 178
- ³¹ يوسف القرضاوى، الفقه الإسلامى بين جيلين، صفحہ 45
- ³² ڈاکٹر طاہر القادری، الإجتہاد في الإسلام، لاہور: آئی ایم ایس، الطبعة الثانية، 2015ء، صفحہ 118
- ³³ سید سلیمان ندوی، فقہ العصر، لاہور: دار السلام، الطبعة الأولى، 1990ء، صفحہ 78
- ³⁴ محمد عماد اللہ، الفقه في العصر الحديث، دمشق: دار الفكر، الطبعة الأولى، 2008ء، صفحہ 55
- ³⁵ زبیر احمد، إصلاح الفقه الإسلامى، کراچی: دار الكتب، الطبعة الثانية، 2010ء، صفحہ 102

1. **Al-Imam al-Shafi'i**, *Al-Risalah*, Tahqeeq: Ahmad Muhammad Shakir, Al-Qahirah: Matba'at Mustafa al-Babi al-Halabi, Al-Taba'ah al-Oola, 1940, Safha: 20
2. **Al-Ghazali**, *Al-Mustasfa fi 'Ilm al-Usool*, Tahqeeq: Muhammad Abd al-Salam Abd al-Shafi, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Al-Taba'ah al-Oola, 1993, Jild 1, Safha: 10
3. **Saif al-Din al-Amidi**, *Al-Ihkaam fi Usool al-Ahkaam*, Tahqeeq: Abdul Razzaq Afeefi, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Al-Taba'ah al-Oola, 2003, Jild 1, Safha: 7
4. **Ibn Qudamah**, *Rawdat al-Nazir wa Jannat al-Manazir*, Tahqeeq: Abdul Karim al-Namlah, Riyadh: Mu'assasat al-Risalah, Al-Taba'ah al-Thalithah, 1992, Jild 1, Safha: 3
5. **Abd al-Wahhab Khallaf**, *'Ilm Usool al-Fiqh*, Al-Qahirah: Maktabat al-Da'wah al-Islamiyyah, Al-Taba'ah al-Sabi'ah, 1970, Safha: 5
6. **Al-Ghazali**, *Al-Mustasfa fi 'Ilm al-Usool*, Jild 1, Safha: 286
1. **Al-Shafi'i**, *Al-Muwafaqat fi Usool al-Shari'ah*, Tahqeeq: Abdullah Daraz, Beirut: Dar Ibn 'Affan, Al-Taba'ah al-Oola, 1997, Jild 1, Safha: 39
2. **Ibn 'Ashur**, *Maqasid al-Shari'ah al-Islamiyyah*, Tahqeeq: Muhammad al-Tahir al-Misawi, Beirut: Dar al-Nafa'is, Al-Taba'ah al-Thaniyah, 2001, Safha: 191
3. **Saif al-Din al-Amidi**, *Al-Ihkaam fi Usool al-Ahkaam*, Tahqeeq: Abdul Razzaq Afeefi, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Al-Taba'ah al-Oola, 2003, Jild 3, Safha: 147
4. **Al-Qurtubi**, *Al-Jami' li Ahkam al-Qur'an*, Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Al-Taba'ah al-Thaniyah, 2006, Jild 1, Safha: 91
5. **Abd al-Wahhab Khallaf**, *'Ilm Usool al-Fiqh*, Safha: 5
6. **Ibn 'Ashur**, *Maqasid al-Shari'ah al-Islamiyyah*, Beirut: Dar al-Nafa'is, Al-Taba'ah al-Thaniyah, 2001, Safha: 191

7. **Saif al-Din al-Amidi**, *Al-Ihkaam fi Usool al-Ahkaam*, Jild 3, Safha: 147
8. **Al-Amidi**, *Al-Ihkaam fi Usool al-Ahkaam*, Jild 4, Safha: 27
9. **Al-Ghazali**, *Al-Mustasfa fi 'Ilm al-Usool*, Jild 1, Safha: 286
10. **Al-Shafi'i**, *Al-Muwafaqat fi Usool al-Shari'ah*, Jild 1, Safha: 39
11. **Saif al-Din al-Amidi**, *Al-Ihkaam fi Usool al-Ahkaam*, Jild 3, Safha: 147
12. **Al-Kasani**, *Bada'i' al-Sana'i' fi Tartib al-Shara'i'*, Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Al-Taba'ah al-Oola, 1986, Jild 6, Safha: 59
13. **Al-Ghazali**, *Al-Mustasfa fi 'Ilm al-Usool*, Jild 1, Safha: 286
14. **Ibn al-Qayyim**, *I'laam al-Muwaqqi'in 'an Rabb al-'Alamin*, Beirut: Dar al-Jeel, Al-Taba'ah al-Thaniyah, 1991, Jild 3, Safha: 145
15. **Al-Shafi'i**, *Al-Muwafaqat fi Usool al-Shari'ah*, Jild 1, Safha: 39
16. **Al-Shafi'i**, *Al-Muwafaqat fi Usool al-Shari'ah*, Jild 2, Safha: 89
17. **Ibn 'Ashur**, *Maqasid al-Shari'ah al-Islamiyyah*, Safha: 191
18. **Al-Nawawi**, *Al-Majmoo' Sharh al-Muhadhdhab*, Beirut: Dar al-Fikr, Al-Taba'ah al-Khamisah, 1991, Jild 1, Safha: 62
19. **Ibn Taymiyyah**, *Majmoo' al-Fatawa*, Jild 3, Safha: 178
20. **Ibn 'Ashur**, *Maqasid al-Shari'ah al-Islamiyyah*, Safha: 191
21. **Al-Shafi'i**, *Al-Muwafaqat fi Usool al-Shari'ah*, Jild 2, Safha: 33
22. **Al-Shafi'i**, *Al-Muwafaqat fi Usool al-Shari'ah*, Jild 1, Safha: 39
23. **Saif al-Din al-Amidi**, *Al-Ihkaam fi Usool al-Ahkaam*, Jild 2, Safha: 109
24. **Ibn Taymiyyah**, *Majmoo' al-Fatawa*, Jild 3, Safha: 178
25. **Yusuf al-Qaradawi**, *Al-Fiqh al-Islami Bayna Jilayn*, Safha: 45
26. **Dr. Tahir-ul-Qadri**, *Al-Ijtihad fi al-Islam*, Lahore: IMS, Al-Taba'ah al-Thaniyah, 2015, Safha: 118
27. **Sayyid Sulaiman Nadwi**, *Fiqh al-'Asr*, Lahore: Dar al-Salam, Al-Taba'ah al-Oola, 1990, Safha: 78
28. **Muhammad Imadullah**, *Al-Fiqh fi al-'Asr al-Hadith*, Dimashq: Dar al-Fikr, Al-Taba'ah al-Oola, 2008, Safha: 55
29. **Zubair Ahmad**, *Islah al-Fiqh al-Islami*, Karachi: Dar al-Kutub, Al-Taba'ah al-Thaniyah, 2010, Safha: 102